قومی یک جہتی اور تحریک پاکستان، مسلم قومی یک جہتی اور تحریک پاکستان کے آخری دس سال۔ آخر میں پیر حسام الدین راشدی اور علامہ آئی آئی قاضی کے مقالے بھی شامل کیے گئے ہیں۔ ان سے واضح ہوتا ہے کہ اردو کی عظمت کو ہر انصاف پسند عالم اور محقق نے خراج تحسین پیش کیا ہے خواہ اس کا تعلق کسی بھی خطے سے ہو۔ کتاب کا مقدمہ جمیل الدین عالی کے قلم سے ہے اور خاصے کام کی چیز ہے۔ کتاب کی ترتیب اور طرز استدلال موثر ہے اور اس امر کی ضرورت ہے کہ کتاب کو زیادہ پھیلایا جائے تاکہ اردو کے بارے میں غلط فہمیوں کو دور کر کے قومی یک جہتی کی راہ ہموار کی جاسکے۔ (رحیم بخش شاہین)

عورت، اپنی جنت میں، سید نظر زیدی۔ ناشر: مکتبہ ادب پبلشرز، اردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۱۲۲۔ قیمت: ۲۰ اروپے۔

سید نظر زیدی ہمارے بزرگ اہل قلم میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ تقریباً نصف صدی سے موصوف کا قلم تاریخ، سیرت، ناول، افسانہ، تنقید، شاعری اور بچوں کے لیے نثر نگاری میں رواں ہے۔ ''عورت اپنی جنت میں'' ان کی تازہ کتاب ہے۔

ہمارے ملی اور معاشرتی زوال و انحطاط میں ایک بہت بڑا دخل اس بات کا بھی ہے کہ ہم نے طبقہ نسواں کے بارے اللہ اور رسول اللہؐ کی ہدایات کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ ''نصف بہتر'' کے مسئلے پر خدائی ہدایات سے روگردانی صریح کفر کے برابر ہے اور کفر کا انجام ہلاکت اور تباہی و بربادی ہے۔

جناب نظر زیدی نے اس مسئلے کا مکمل فکری و نظری، تاریخی اور معاشرتی جائزہ لیا ہے اور بڑے اعتدال اور راست فکری کے ساتھ عورت کے حقیقی مقام و مرتبے، خواتین کے دائرہ کار، مساوات مرد و زن اور دیگر متعلقہ پہلوؤں پر اظہار خیال کیا ہے اور اس مسئلے کے حل کے لیے ہمارے بعض اکابر نے جو کوششیں کیں ان کا ذکر بھی کیا ہے۔ زمانہ حال کی ''اصلاح نسواں'' کی تحریکوں نے ''ترقی'' کے لیے عورت کی فطری شرم و حیا کو ختم کرنے کی پوری پوری کوشش کی ہے۔ بقول مولانا مودودیؒ ''ترقی کا کوئی کام ان اہل مغرب، شیاطین اور ان کے شاگردوں کے ہاں شروع نہیں ہو سکتا جب تک عورت کو بے پردہ کر کے وہ بازار میں نہ لا کھڑا کریں اور اسے کسی نہ کسی طرح عریاں نہ کر دیں۔'' ان کے لیے یہ بات ناقابل برداشت ہے کہ طالبات سر کو سکارف سے ڈھانپیں۔ مغرب کی اس آزاد خیالی پر کسی نے بڑا اچھا تبصرہ کیا ہے: free to bare but not cover (ننگا ہونے کی تو آزادی ہے مگر پردے کی پابندی ہے۔) انجام کار یہ راستہ تباہی و بربادی کا ہے۔ اس حوالے سے زیدی صاحب نے بالکل صحیح کہا کہ: ''مغرب کے زیر اثر طبقہ نسواں کی بھلائی کی تحریک کو ایسا رخ دیا جارہا ہے جو خود اس طبقے کے مصائب میں بھی اضافہ کرے گی اور معاشرے کی مصیبتیں بھی زیادہ ہوں گی۔'' کتاب کے پہلے ہی باب کا عنوان بہت معنی خیز ہے۔ ''عورت مرد کی رفیق یا فریق؟'' یعنی